علمی مضامین سلسلہ نمبر ۷

''خانقاہِ حامدیہ'' نزد جامعہ مدنیہ جدید رائیونڈ روڈ لاہور کی جانب سے محدث، فقیہ، مؤرخ، مجاہد فی سبیل اللہ، مؤلف کتب کثیرہ شیخ الحدیث حضرت اَقدس مولانا سیّد محمد میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے بعض اہم مضامین جو تا حال طبع نہیں ہو سکے اُنہیں سلسلہ وار شائع کرنے کا اہتمام کیا گیا ہے جبکہ اُن کی نوع بنوع خصوصیات اِس بات کی متقاضی ہیں کہ اِفادۂ عام کی خاطر اُن کو شائع کر دیا جائے۔ اِسی سلسلہ میں بعض وہ مضامین بھی شائع کیے جائیں گے جو بعض جرائد واَخبارات میں مختلف مواقع پر شائع ہو چکے ہیں تا کہ ایک ہی لڑی میں تمام مضامین مرتب و یکجا محفوظ ہو جائیں۔ (اِدارہ)

عیدالاضحیٰ .... اَعمال، اَحکام، فضائل

عیدالاضحیٰ کی نماز :

(۱) عیدالاضحیٰ کی نماز بھی مثل نمازِ عیدالفطر کے واجب ہے اور اِس نماز کی ترکیب بھی وہی ہے جو نمازِ عیدالفطر کی ہے۔

یعنی تکبیر اُولیٰ وثناء کے بعد اللہ اکبر کہتے ہوئے تین بار رفع یدین کریں یعنی کانوں تک ہاتھ اُٹھائیں، پہلی دو تکبیروں کے بعد ہاتھ چھوڑ دیے جائیں گے تیسری تکبیر کے بعد ہاتھ باندھ کر اِمام فاتحہ وسورة پڑھے مقتدی خاموش رہیں۔

دُوسری رکعت میں فاتحہ وسورت کے بعد رفع یدین کے ساتھ تین بار تکبیریں کہیں اور ہر بار ہاتھ چھوڑتے جائیں چوتھی تکبیر پر رکوع کریں۔

ملاحظہ : عیدالاضحیٰ سے متعلق حضرتؒ کے دو مضامین قریب قریب ایک جیسے تھے اِس تفصیلی مضمون کے شروع میں دُوسرے مضمون کا اِبتدائی ایک صفحہ جو نمازِ عید کے متعلق ہے ملا کر شائع کیا جارہا ہے تاکہ یہ مضمون بغیر تکرار کے اِختصار کے ساتھ اَشمل واَکمل ہو جائے۔ محمود میاں غفرلہٗ

غرض یہ چھ زائد تکبیریں اِس طرح کہی جائیں گی کہ پہلی رکعت میں سورۃ فاتحہ سے پہلے اور بعد والی رکعت میں قراءت کے بعد اِس کی ترکیب یاد رکھنے کے لیے اِتنا جملہ کافی ہے کہ ''پہلی میں پہلے بعد والی میں بعد میں''۔

نمازِ عیدین کا وقت آفتاب کے بلند ہونے کے بعد سے لے کر زوال سے پہلے تک ہے، عید قربان کا جلد پڑھنا مستحب ہے تاکہ اِس کے بعد دُوسری عبادت یعنی قربانی کرنے میں مصروف ہوسکیں نماز کے بعد اِمام خطبہ پڑھتا ہے جس میں قربانی اور تکبیراتِ تشریق کے اَحکام بتلائے جاتے ہیں، اُس کا سننا ضروری ہے، اِس نماز کے لیے بھی باہر عیدگاہ میں جانا سنت ہے، راستہ میں بلند آواز سے تکبیر پڑھتا رہے اور دُوسرے راستہ سے واپس ہو تاکہ دونوں راستے قیامت کے دِن گواہی دیں۔

(٢) عید الاضحیٰ کی نماز سے پہلے کچھ کھانا اچھا نہیں اگرچہ حرام نہیں، بہتر یہ ہے کہ نماز کے بعد اپنی قربانی کے گوشت میں سے کھائے۔

(٣) تکبیر تشریق ایک دفعہ ہر نماز کے بعد مرد کے لیے جہرًا کہنی ضروری ہے، اِمام مقتدی اور منفرد مرد سب ایک بار اِس طرح تکبیر کہیں۔

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ

عورتیں یہ تکبیر آہستہ آہستہ کہیں، یہ تکبیریں نویں ذی الحجہ کی صبح سے تیرہویں تاریخ کی عصر تک کہی جائیں گی۔

قربانی کی فضیلت اور ثواب :

صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ یہ قربانی کیا ہے ؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا تمہارے جدِ اَمجد حضرت اِبراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کی سنت ہے۔

صحابۂ کرام نے پھر عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اِس کا ثواب کیا ہوتا ہے ؟ اِرشاد ہوا قربانی کے جانور کے ہر بال کے بدلے میں ایک نیکی نیز اِرشاد ہوا قربانی کے دنوں میں سب سے اَفضل عمل قربانی ہے اِن دنوں میں قربانی سے زیادہ اور کوئی عمل اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں ہے قربانی کرتے وقت خون

کا قطرہ زمین پر گرنے نہیں پاتا کہ اللہ تعالیٰ کے یہاں ایک درجہ پا لیتا ہے، پس پوری خوش دلی سے اِس فرض کو اَنجام دو۔ (اِبن ماجہ، حاکم وغیرہ۔ ترغیب وترہیب ص ۱۸۹)

قربانی کس پر واجب ہے ؟

(۱) جس پر صدقۂ فطر واجب ہوتا ہے، بقرعید کے دنوں میں اُسی پر قربانی واجب ہوتی ہے۔

(۲) اگر ۱۲؍ذی الحجہ کو غروبِ آفتاب سے پہلے مسافر وطن لوٹ آیا یا کہیں پندرہ روز قیام کا اِرادہ کرلیا یا غریب آدمی صاحبِ نصاب بن گیا تو اُس پر قربانی واجب ہوگئی۔ اگر ذبح کرنے کا وقت نہ مل سکے تو اَگلے روز اُس کی قیمت صدقہ کرے۔

(۳) اگر اِتنی حیثیت نہ ہو کہ صدقۂ فطر اُس پر واجب ہو تو قربانی اُس پر واجب نہیں ہے، ہاں اگر قربانی کردے گا تو بہت بڑے ثواب کا مستحق ہوگا۔

(۴) قربانی صرف اپنی طرف سے واجب ہوتی ہے اَولاد کی طرف سے قربانی واجب نہیں ہوتی، اگر بیوی صاحبِ نصاب ہے تو اُس پر قربانی واجب ہے، یہ قربانی اپنے پاس سے کرے گی۔

اگر اللہ تعالیٰ نے آپ کو توفیق دی ہے تو اپنے ماں باپ یا سرورِ کائنات رسول اللہ ﷺ صحابۂ کرام، اہلِ بیت یا اپنے پیر یا اُستادوں کی رُوح کو ثواب پہنچانے کے لیے بھی قربانی کرسکتے ہیں۔

قربانی کا وقت :

(۱) ذی الحجہ کی دسویں تاریخ یعنی بقرعید کے دِن سے لے کر ۱۲؍ذی الحجہ کی شام تک قربانی کا وقت ہے، آپ جس دِن چاہیں قربانی کردیں مگر بہتر یہ ہے کہ بقرعید کے دِن قربانی کریں۔

(۲) اِن دنوں میں رات کو بھی قربانی کی جاسکتی ہے مگر بہتر یہی ہے کہ دِن کے وقت قربانی کی جائے

(۳) ۱۲؍ذی الحجہ کو غروبِ آفتاب کے وقت قربانی کا وقت ختم ہوجاتا ہے۔

(۴) قربانی کرنے والا جب تک نمازِ عید سے فارغ نہ ہوجائے قربانی کرنا درست نہیں ہے، اَلبتہ اگر آپ دیہات میں رہتے ہیں جہاں عید کی نماز واجب نہیں ہوتی یا آپ دیہات پہنچ گئے ہیں یا آپ نے قربانی کا جانور دیہات میں بھیج دیا ہے تو دیہات میں نمازِ عید سے پہلے قربانی کی جاسکتی ہے۔

ذبح کا طریقہ :

قربانی کے جانور کو قبلہ رُخ لٹاؤ اور یہ دُعا پڑھو :

﴿ اِنِّیْ وَجَّھْتُ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ o اِنَّ صَلٰوتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ o لَاشَرِیْکَ لَہٗ وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ ﴾ اَللّٰھُمَّ مِنْکَ وَلَکَ [1]

پھر بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرْ کہہ کر ذبح کرو۔

ذبح کرنے کے بعد یہ دُعا پڑھو : اَللّٰھُمَّ تَقَبَّلْہُ مِنِّیْ کَمَا تَقَبَّلْتَ مِنْ حَبِیْبِکَ مُحَمَّدٍ وَّخَلِیْلِکَ اِبْرَاھِیْمَ عَلَیْھِمَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ

بہتر یہ ہے کہ خود اپنے ہاتھ سے ذبح کرو ورنہ قربانی کے وقت وہاں موجود رہو اور اُوپر لکھی ہوئی دُعائیں پڑھو۔

نیت :

قربانی کے وقت دِل سے یہ اِرادہ ضروری ہے کہ میں یہ قربانی اپنی طرف سے کر رہا ہوں (نفلی قربانی میں اُس کی نیت کرے جس کو ثواب پہنچانے کے لیے یہ قربانی کر رہا ہے) باقی نیت کے الفاظ کا زبان سے اَدا کرنا ضروری نہیں ہے۔ اِسی طرح یہ دُعائیں جو اُوپر لکھی گئی ہیں پڑھنی ضروری نہیں ہیں اگر پڑھ لی گئیں تو دُعاءِ مسنون پڑھنے کا ثواب ملے گا ورنہ یہ ثواب نہیں ملے گا قربانی بہرحال ہوجائے گی مگر ذبح کرتے وقت ذبح کرنے والے کو اور جو اُس کے ساتھ جانور کو قابو رکھنے میں شریک ہے اُس کو بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرْ کہنا ضروری ہے۔

---

[1] ترجمہ : میں نے رُخ کرلیا اپنا اُس اللہ کی طرف جس نے آسمانوں اور زمینوں کو پیدا کیا سب سے ہٹ کر صرف اُسی کا ہوکر اور میں مشرک نہیں ہوں۔ بیشک میری نماز، میری قربانی، میرا جینا اور میرا مرنا سب اللہ رب العالمین کے لیے ہے جس کا کوئی شریک نہیں ہے، مجھے اِسی کا حکم دیا گیا ہے اور میں سب سے پہلے اپنے رب کا فرماں بردار ہوں۔ اے اللہ ! یہ عطیہ تیری ہی طرف سے ہے اور یہ قربانی تیرے ہی لیے ہے۔

قربانی کے جانور اور اُن کے حصے :

چھ جنس کے جانور جو گھر میں پالے جاتے ہیں قربانی اُن ہی میں سے کسی کی کی جا سکتی ہے، یہ نر ہو یا مادہ ہر ایک کی قربانی جائز ہے۔ چھ جنسیں یہ ہیں : اُونٹ، بیل، بھینس، دُنبا، بکرا، بھیڑ۔

اِن میں سے اَوّل کے تین جانوروں کو عربی میں ''بدنہ'' کہا جاتا ہے اِن کو ہمارے یہاں بڑے جانور کہتے ہیں، باقی تین کو چھوٹے کہا جاتا ہے۔ چھوٹے جانوروں میں سے ایک کو صرف ایک ہی کر سکتا ہے اُن میں شرکت جائز نہیں، بڑے جانوروں میں سات آدمی تک ایک کو کر سکتے ہیں یعنی ایک گائے، بیل یا بھینس یا اُونٹ میں سات آدمی تک شریک ہو سکتے ہیں، سات سے کم ہوں مثلاً ایک آدمی تین حصے لے ایک دو حصے لے دو آدمی ایک ایک حصہ لیں اِس طرح چار آدمی شریک ہو جائیں یہ بھی جائز ہے، سات سے زائد مثلاً آٹھ آدمی شرکت نہیں کر سکتے کیونکہ ساتویں حصے سے کم کسی کا حصہ نہیں ہو سکتا ورنہ قربانی درست نہیں ہوگی۔ اِس کے علاوہ یہ بھی ضروری ہے کہ سب حصہ داروں کی نیت قربانی کی ہو یا عقیقہ کی صرف گوشت کھانے یا گوشت بیچنے کی نیت کسی کی نہ ہو ورنہ کسی کی بھی قربانی درست نہ ہوگی۔

تقسیم :

یہ قطعاً جائز نہیں ہے کہ کوئی حصہ کم یا زیادہ ہو، ورنہ ایک قسم کا سود ہو جائے گا جس کا کھانا اور کھلانا دونوں ناجائز ہیں، پس ضروری ہے کہ پوری اِحتیاط کے ساتھ تول کر (حصہ داروں میں) بانٹا جائے، اَٹکل اور اَندازہ سے تقسیم کرنا درست نہیں اَلبتہ اگر گوشت کے ساتھ کلہ پائے اور کھال کو بھی شریک کر لیا جائے تو جس طرف کلہ پائے یا کھال ہو اُس طرف اگر گوشت کم ہو تو درست ہے چاہے جتنا کم ہو۔

عمریں :

اُونٹ کم اَز کم پانچ برس، گائے بیل بھینس بھینسہ کم اَز کم دو سال، بکرا بکری بھیڑا بھیڑ اور دُنبہ کم اَز کم ایک سال کا ہونا چاہیے اِس سے اگر عمر کم ہو تو اُس کی قربانی درست نہیں ہے اَلبتہ دُنبہ چھ ماہ

کی عمر کا اگر ایسا فربہ ہو کہ سال بھر کا معلوم ہوتا ہو اور اگر سال بھر والے دُنبوں میں چھوڑ دیں تو کچھ فرق معلوم نہ ہو تو ایسے دُنبے کی قربانی درست ہوگی۔[۱]

عیب دار جانور جن کی قربانی درست نہیں ہے :

(۱) اَندھا، کانا اور ایسا جانور جس کی ایک آنکھ کی تہائی روشنی جاتی رہی ہو یا ایک کان تہائی یا تہائی سے زیادہ کٹ گیا ہو یا تہائی یا تہائی سے زیادہ دُم کٹ گئی ہو، اُن کی قربانی درست نہیں ہے۔

(۲) ایسا لنگڑا جانور کہ تین پاؤں سے چلتا ہو چوتھا پاؤں رکھتا ہے مگر اُس سے چل نہیں سکتا تو اُس کی قربانی درست نہیں ہوگی اور اگر چلتے وقت وہ چوتھا پاؤں زمین پر ٹیک کر چلتا ہے اور چلنے میں اُس سے سہارا لگتا ہے لیکن لنگڑا کر چلتا ہے تو اُس کی قربانی جائز ہوگی۔

(۳) اِتنا دُبلا بالکل مریل جانور جس کی ہڈیوں میں گودا نہ رہا ہو اُس کی قربانی درست نہیں ہے اور اگر دُبلا ہے مگر ایسا نہیں کہ مریل ہو گیا ہو اُس کی قربانی درست ہے لیکن بہتر بہرحال یہی ہے کہ قربانی کا جانور موٹا تازہ فربہ ہو۔

(۴) جس جانور کے بالکل دانت نہ ہوں اُس کی قربانی درست نہیں اور اگر کچھ دانت گر گئے لیکن جتنے گرے ہیں اُن سے زیادہ باقی ہیں تو اُس کی قربانی درست ہوگی۔

(۵) جس جانور کے پیدائش ہی سے کان نہیں ہیں اُس کی بھی قربانی درست نہیں ہے اور اگر کان تو ہیں مگر بالکل ذرا ذرا سے چھوٹے چھوٹے ہیں تو اُس کی قربانی درست ہے۔

(۶) جس جانور کے پیدائش ہی سے سینگ نہیں ہیں یا سینگ تو تھے لیکن ٹوٹ گئے اُس کی قربانی درست ہے اَلبتہ اگر بالکل جڑ سے ٹوٹ گئے ہوں تو قربانی درست نہیں ہے۔

(۷) خصی بکرے اور مینڈھے کی بھی قربانی درست ہے جس جانور کے خارشت ہو اُس کی بھی قربانی درست ہے اَلبتہ اگر خارشت کی وجہ سے بالکل لاغر ہو گیا ہو تو درست نہیں ہے۔

---

[۱] بھیڑ کا بھی یہی حکم ہے جو دُنبے کا ہے۔

قربانی کا گوشت :

بہتر یہ ہے کہ ایک تہائی حصہ فقیروں کو خیرات کر دیا جائے باقی خود کھائیں اور دوست اَحباب اور رشتہ داروں کو پیش کریں، اگر خیرات کا حصہ تہائی سے کم ہو گیا تب بھی کوئی کراہت یا گناہ نہیں ہے۔

قربانی کی کھال :

(١) قربانی کی کھال آپ اپنے کام میں لا سکتے ہیں مثلاً مشک یا ڈول بنوالیں یا جائے نماز تیار کرلیں۔

(٢) یہ بھی جائز ہے کہ کسی کو خدا واسطے دے دیں۔

(٣) یہ بھی جائز ہے کہ آپ فروخت کردیں مگر جو قیمت ہے آپ وہی کی وہی ایسے ضرورت مندوں کو دے دیں جن کو زکوة دی جاسکتی ہو، جن کو زکوة دینی جائز نہیں اُن کو یہ قیمت کے دام بھی دینے درست نہیں۔

(۴) اگر کھال کی قیمت کے دام آپ نے کسی اور کام میں خرچ کر دیے پھر اُتنے ہی دام اپنے پاس سے آپ نے خیرات کر دیے تو بے شک اَدائیگی ہو گئی مگر بے ضابطہ اور غلط بات ہوئی۔

(۵) کھال کی قیمت مسجد یا کسی ایسے کارِ خیر میں خرچ نہیں کر سکتے جن میں کسی کو معین طور پر مالک نہ بنایا جا سکتا ہو مثلاً کسی مردہ کے کفن دفن میں خرچ نہیں کر سکتے ، ہاں اِس کے کسی ضرورت مند وارِث کو دے سکتے ہیں کہ وہ اگر چاہے تو اِس مردہ کے کسی کام میں اپنی طرف سے لگا دے۔

متفرق مسائل :

(١) قربانی کی رسی، جھول وغیرہ سب خیرات کر دے۔

(٢) گوشت بنانے والے (قصائی) کی مزدوری اپنے پاس سے دے قربانی کا گوشت یا چربی یا چھیچھڑے وغیرہ یا قربانی کی کھال مزدوری میں دینی جائز نہیں ہے۔

(٣) کسی پر قربانی واجب نہیں تھی لیکن اُس نے قربانی کی نیت سے جانور خرید لیا تو اَب اُس جانور کی قربانی واجب ہو گئی۔

(۴) اُس غریب آدمی کا جس پر قربانی واجب نہیں تھی یہ جانور گم ہوگیا تو اَب اُس پر کچھ واجب نہیں لیکن اگر اُس نے قربانی کے لیے دُوسرا جانور خرید لیا پھر پہلا بھی مِل گیا تو اُس پر دونوں کی قربانی واجب ہوگئی۔

(۵) اگر امیر آدمی کو جس پر قربانی واجب تھی ایسا اِتفاق ہوا کہ پہلا جانور جو قربانی کے لیے خریدا تھا وہ گم ہوگیا تو اُس نے دُوسرا خریدا پھر پہلا بھی مل گیا تو اُس پر صرف ایک کی قربانی واجب ہوگی دُوسرے جانور کے بارے میں اُس کو اِختیار ہوگا چاہے اپنے پاس رکھے چاہے بیچ دے۔

(۶) اگر کسی پر قربانی واجب تھی لیکن قربانی کے تینوں دِن گزر گئے اور اُس نے قربانی نہیں کی تو ایک بکری یا بھیڑ کی قیمت خیرات کر دے اور اگر بکری خرید لی تھی تو بعینہٖ وہی بکری خیرات کر دے۔

(۷) جس نے قربانی کی منت مانگی اور خدا کے فضل سے وہ کام ہوگیا تو اَب قربانی کرنا واجب ہے چاہے مالدار ہو یا غریب۔

(۸) منت کی قربانی کا تمام گوشت خیرات کرنا ہوگا، نہ یہ خود کھا سکتا ہے نہ کسی اَمیر (صاحبِ نصاب) کو دے سکتا ہے، اگر خود کچھ کھایا یا کسی اَمیر کو دے دیا تو اُتنا گوشت خیرات کرنا پڑے گا۔

(۹) اگر اپنی خوشی سے کسی مردہ کو ثواب پہنچانے کے لیے قربانی کرے تو اُس کے گوشت میں سے خود کھانا کھلانا بانٹنا سب درست ہے جس طرح اپنی قربانی کا حکم ہے۔

(۱۰) لیکن اگر کسی مرنے والے نے وصیت کر دی تھی کہ میرے ترکہ میں سے میری طرف سے قربانی کی جائے اور اِس وصیت پر اُس کے مال میں سے قربانی کی گئی ہے تو اِس قربانی کے تمام گوشت اور پاؤں وغیرہ کو خیرات کر دینا واجب ہے۔

(۱۱) اگر کوئی شخص یہاں موجود نہیں اور دُوسرے شخص نے اُس کی طرف سے بغیر اُس کے کہے قربانی کر دی تو یہ قربانی صحیح نہیں ہوگی اور کسی جانور میں کسی غائب کا حصہ اُس کے کہے بغیر طے کر لیا تو اور حصہ داروں کی قربانی بھی صحیح نہ ہوگی۔ (باقی صفحہ ۶۴)